احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۵	ہفتہ ۱۶- شعبان ۱۴۱۴ھ ’۲۹- صلح ۱۳۷۳ ہش ‘۲۹- جنوری ۱۹۹۴ء

مذاہب کی تاریخ میں کبھی کسی عام فرقے کے خلاف لوگ متحد نہیں ہوئے

قانون بنانے سے قوموں کی اصلاح ہو جاتی تو نبیوں کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟

پاکستان کے دردناک حالات کا تذکرہ - ان کی طرف کیوں کسی کی توجہ نہیں جاتی؟

۲۳- جنوری ۱۹۹۴ء کو احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایمان پرور اور بصیرت افروز ارشادات کا خلاصہ

(ان ارشادات کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۲۳- جنوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ ٹیلی ویژن کے مقبول ترین پروگرام جو پاکستان کے وقت کے مطابق روزانہ رات آٹھ بج کر دس منٹ سے نو بجنے میں دس منٹ تک ہوتا ہے۔ پردہ سکرین پر جلوہ افروز ہوئے اور اس کوئز کا راز کھولا جو ایک تھیلی میں کسی نامعلوم چیز کا بتاتا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مکرم نعیم شاہ صاحب نے اس تھیلی میں روس کی ریت بھیجی ہے تاکہ حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی سے مناسبت قائم کی جائے کہ روس میں احمدی ریت کے ذروں کی طرح ہونگے۔ اور یہ جو چھڑی ہے یہ زار روس کے عصا کی نسبت سے خریدی گئی اور یہ دونوں اشیاء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو تحفہ میں پیش کی گئیں۔

اس کوئز کے جن احباب نے صحیح جوابات دیئے ان کے نام حضور نے بیان فرمائے وہ یہ ہیں:۔

مکرم رضاء الحق صاحب۔ مکرمہ امۃ الکریم فرحت صاحبہ سکھر۔ ظہیر احمد خان ربوہ۔ سید مبشر احمد ایاز ربوہ۔ ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر ربوہ (حضور نے فرمایا یہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے صاحبزادے ہیں) مکرمہ سیدہ مونا اسد صاحبہ (یہ مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب کی پوتی ہیں۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا اب نظموں کی باری ہے۔ ھالینڈ سے مکرم جلیل الرحمن صاحب جمیل نے نظم بھیجی ہے ان کو میں نے کہا تھا کہ ان کی طرف سے نظم کی صورت میں مبارکباد آنی چاہئے۔ اس کے بعد حضور کے ارشاد پر مکرم سید ایاز شاہ نے یہ نظم ترنم سے سنائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی آواز کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ ان سے اور بھی نظمیں سنوائی جائیں یہ نظم ذیل میں درج ہے۔

اک منظر ہر سو پھیل گیا تکبیروں سے گھر گونج اٹھے
وہ حمد و ثناء کی لہریں چلیں کہ سات سمندر گونج اٹھے
اب پیارے آقا کی باتیں دو چار نہیں سو بار سنو
بازار سماعت گرم ہوا آواز کے گوہر گونج اٹھے
عرفان کے اڑتے بادل کی آنکھوں میں پیاسے صحرا ہیں
پیاسوں کو جشن منانے دو امید کے ساغر گونج اٹھے
خاموشی سے ہر ظلم سہا دل خون ہوا کچھ بھی نہ کہا
اور دی جو صدائے مستانہ راہوں کے پتھر گونج اٹھے
میں ذکر الٰہی کے صدقے میں عشق محمد پر قرباں
باطن سے خوشبو پھوٹ بھی روحوں کے جوہر گونج اٹھے

اس کے بعد آج کے سوال کی باری آئی۔ حضور کے ارشاد پر مکرم ہادی علی صاحب اڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے سوال بیان کیا تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تصحیح فرمائی اور فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ سارے لوگ آپ کی جماعت ہی کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں؟ اس میں کوئی بات ضرور ہے۔ اور کسی کے پیچھے کیوں نہیں پڑ گئے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بے شک اس میں بات ضرور ہے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق ہوا ہے۔ اس پر میں روشنی ڈالتا ہوں لیکن اس سے پہلے ایک عمومی نکتہ بیان کرتا ہوں کہ جب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آواز اٹھتی ہے تو وہ جو سب آپس میں ایک دوسرے کے خلاف ہوتے ہیں وہ حق کے خلاف متحد ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فی الحقیقت ان کا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ وہ آواز ہے کہ جس کو روکا نہ گیا تو سب پر چھا جائے گی۔ کبھی مذاہب کی تاریخ میں یہ واقعہ نہیں ہوا کہ تمام لوگ کسی عام فرقے کے پیچھے اکٹھے ہو کر پڑ گئے ہوں۔ باقی سب نفس کے بہانے ہیں کہ دل آزاری ہوتی

باقی صفحہ ۲ پر

محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب انتقال فرماگئے

قریباً ۴۸ سال کے لگ بھگ خدمات دین سرانجام دیں

ربوہ- ۱۷- جنوری- احباب جماعت کو دلی افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ مخلص خادم اور نمایاں علمی شخصیت محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب ایم اے وکیل التعلیم تحریک جدید مورخہ ۲۶- جنوری ۱۹۹۴ء شام ۶-۷ بجے علالت کے باعث فضل عمر ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ وہ سانس اور دل کی تکالیف کی وجہ سے چند ہفتوں سے ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ آپ کی عمر ۷۳ سال تھی۔ آپ کو قریباً ۴۸ سال خدمات دین بجالانے کا موقع ملا۔

محترم صوفی صاحب لمبا عرصہ تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ عربی کے سربراہ رہے۔ ان کے دور میں ایم اے عربی کے نتائج ہمیشہ بہت اعلیٰ رہتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ ناظر تعلیم اور صدر مجلس کارپرداز کے عہدوں پر بھی کئی سال فائز رہے۔ آج کل وکیل التعلیم تحریک جدید کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے۔

حالات زندگی محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب ۸- دسمبر ۱۹۲۰ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام صوفی عطا محمد صاحب تھا۔ حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی جو ۳۱۳ رفقاء میں شامل تھے۔ آپ کے نانا تھے۔

محترم صوفی صاحب نے میٹرک ایف۔ اے اور بی اے میں سکالر شپ حاصل کیا۔ بی اے میں گولڈ میڈل پایا۔ ایم اے عربی فرسٹ کلاس میں پاس کیا اور یونیورسٹی میں دوم رہے۔ آپ نے جماعتی خدمات کا آغاز بطور لیکچرر عربی یکم مئی ۱۹۴۵ء سے کیا۔ یکم مئی ۱۹۵۶ء کو آپ کو پروفیسر عربی کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ آپ سالہا سال صدر شعبہ عربی بھی رہے اور آپ کی شاگردی میں متعدد طلباء نے ایم اے عربی اعزاز سے پاس کیا۔ کالج میں متعدد بار آپ کو سب سے سینئر استاد ہونے کی وجہ سے قائم مقام پرنسپل کے طور پر بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ ۱۱- مئی ۱۹۷۵ء سے آپ ناظر تعلیم مقرر ہوئے۔ صدر مجلس کارپرداز کے عہدے پر بھی آپ نے کئی سال کام کیا۔ یکم جنوری ۱۹۹۰ء کو آپ کو وکیل التعلیم تحریک جدید مقرر کیا گیا۔ آج کل آپ اسی عہدے پر خدمات بجالا رہے تھے۔

محترم صوفی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے استاد تھے۔ چند

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت دو روپیہ

ہے یا اور اعتراضات ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے مذاہب کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مسیح کے پیغام میں کون سی ایسی بات تھی جس سے دل آزاری ہوتی ہو۔ ان پر الزام لگایا گیا کہ تم نے موسیٰ کی کتاب کی تنسیخ کا اعلان کر دیا ہے۔ اور نیا دین بنا لیا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح نے بار بار کہا کہ میں موسیٰ کی شریعت کو منسوخ کرنے نہیں آیا۔ لیکن ان کی اس بات کو کسی نے نہیں سنا۔ پھر کہا کہ تم رومن ایمپائر کے غلام ہو کر ان کی تائید کی باتیں کرتے ہو۔ ہم تو ایسے مسیح کے منتظر تھے جو تلوار ہاتھ میں لے گا اور ہمارے سب دشمنوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔ تم کیسے مسیح ہو کہ اس قوم کی اطاعت کا حکم دیتے ہو اور اس سے بادشاہی حاصل نہیں کرتے۔ اور کہتے ہو کہ تمہیں زمین کی بادشاہی سے کوئی غرض نہیں تم تو آسمان کی بادشاہی کی باتیں کرتے ہو۔ پھر مسیح سے ایلیا کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کہاں ہے جو تمہارے آنے سے پہلے آئے گا۔ حضرت مسیح نے حضرت یحییٰ کے بارے میں فرمایا کہ یہی ایلیا ہے چاہے قبول کرو چاہے نہ کرو۔ اور انہوں نے قبول نہیں کیا۔ اور کہا کہ ہماری دل آزاری ہوتی ہے۔ پھر مسیح کے مخالفوں نے پوچھا کہ تمہارا شاہی تاج کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا میں تو آسمانی باشاہت کے لئے آیا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعینہٖ یہی باتیں حضرت مسیح موعود کے بارے میں بیان کی گئیں۔ آپ سے بھی یہی مطالبہ کیا گیا کہ آسمان سے اتر کر دکھاؤ۔ پھر کہا گیا کہ ایک غلام اور نبی ہو؟ کبھی غلاموں میں بھی نبی ہوئے ہیں؟ کہنے والے یہ بھول گئے کہ حضرت یوسف علیہ السلام ایک غیر قوم کے بادشاہ کے ماتحت وزیر تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہمارے مخالف جان بوجھ کر ایسا کرتے ہیں۔ دھوکا نہیں کھاتے بلکہ دھوکا کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسیح علیہ السلام کا پیغام بے حد نرمی پر مبنی تھا کہ کوئی اگر ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا بھی آگے کر دو۔ حضرت مسیح موعود کا پیغام بھی اسی نرمی کا پیغام تھا کہ

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو

اور یہ کہ

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

کوئی وجہ ان کی دل آزاری کی نہیں ہے۔ ان کو صرف یہ خوف ہے کہ اگر اس کا مقابلہ نہ کیا گیا تو ہمارے مقدر میں لازماً شکست لکھی جائے گی۔ اس لئے تلوار سے اس کو مٹا دو۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ میری قوم پر بھی بنی اسرائیل جیسے حالات آئیں گے۔ اور جس طرح ایک جوتا دوسرے سے ملتا ہے اس طرح میری امت بھی بنی اسرائیل سے ملے گی۔ حتیٰ کہ اگر کوئی بنی اسرائیلی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا ہو گا تو میری امت میں بھی ایسا کرنے والے بدبخت ہوں گے۔ بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے میری امت کے ۷۳ فرقے ہو جائیں گے۔ ان میں سے صرف ایک ناجی ہو گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا فرقہ ناجی ہو گا تو آپ نے فرمایا وہ جو میرے اور میرے صحابہؓ کے طرز عمل پر ہو گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب افتراق کی خبر دی گئی تھی افتراق دکھائی دینا چاہئے تھا۔ یہ افتراق تھا اور ہے۔ احمدیت سے پہلے علماء نے ایک دوسرے کے خلاف اتنی سختی سے فتوے دیئے کہ ان کو پڑھنا بھی مشکل ہے۔ ان کا بیان بھی مناسب نہیں کہ دلوں میں بے وجہ رنجشیں پیدا ہوں گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک بات واضح ہے کہ ان کو اللہ اور اس کے دین سے پیار نہیں ہے۔ اپنی گدیوں اور عہدوں سے پیار ہے۔ ورنہ وہ جہاں بھی خدا کے دین کو خطرہ میں دیکھتے اس کے پیچھے پڑ جاتے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ حضور نے سوال کیا کہ وہ جو خدا کو چھوڑ کر دنیا کی طرف لگ رہے ہیں ان کا غم انہیں کیوں نہیں لگ جاتا۔ دن رات جو لوگ بدکاری اور بدی میں مبتلا ہیں ان کے خلاف یہ کیوں نہیں بولتے۔ ورنہ جو باتیں آج پاکستان میں ہو رہی ہیں۔ امت جس طرح دوڑی جا رہی ہے۔ کیوں ایسا نہیں ہوتا کہ فیصل آباد کراچی لاہور حیدر آباد وغیرہ کسی شہر میں یہ علماء جا کر گھروں کے دروازے کھٹکھٹائیں کہ اٹھو اور دین پر عمل کرو۔ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے۔ اور پاکستان ہی کی کیا حالت ہے ہر جگہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ جس کو اللہ سے محبت ہو وہ گناہ دیکھ کر دکھ محسوس کرتا ہے۔ ہم یہاں یورپ میں جب بدی اور برائی کو دیکھتے ہیں تو دکھ سے کٹ جاتے ہیں۔ اور یہ پیغام دیتے ہیں کہ ہمیں مانو یا نہ مانو اپنے دین پر ہی عمل کر لو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے حالات کے بارے میں ایک اقتباس بیان فرمایا جو سید قیصر شیرازی صاحب کے ایک مضمون سے ماخوذ ہے جو اخبار وطن لندن میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں مضمون نگار لکھتے ہیں کہ معاشرے میں رشتوں کا تقدس ختم ہو رہا ہے۔ انسان جو اشرف المخلوقات ہے وہ معدوم ہو کر رہ گیا ہے۔ پانچ وقت کی نمازیں پڑھنے کے باوجود خوف خدا ختم ہو چکا ہے انسان حیوان بن گیا ہے۔

حضور نے فرمایا یہ بڑا محتاط بیان ہے مگر پوری صورت حال کو واضح کر کے رکھ دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے اخبارات میں شائع شدہ بعض خبریں پڑھ کر سنائیں جن میں ہولناک جرائم کا ذکر ہے مثال کے طور پر شوہر اور پانچ بچوں کے سامنے ان کی ماں کی اجتماعی آبروریزی۔ دو ہزار عورتیں حدود آرڈی ننس کے تحت نظر بند ہیں۔ احمد پور شرقیہ میں ۵ افراد کی ایک عورت سے اجتماعی آبروریزی۔ شیخوپورہ میں کوچوان کی پندرہ سالہ بیٹی سے -------- یہ کیسی تیری بستی ہے۔ ماں کو بیٹی سمیت بے آبرو کر دیا گیا۔ شورکوٹ میں مسلح افراد نے نوجوان لڑکی کو یہ کیا وہ کیا۔ چار درندہ صفت افراد کی شادی شدہ عورت سے زیادتی۔

رمضان المبارک کے احترام کے ذکر میں فرمایا کہ احترام رمضان کے آرڈی ننس بن رہے ہیں۔ زبردستی نمازیں پڑھائی جا رہی ہیں۔ مگر خبر یہ ہے کہ لاہور میں رمضان کے مہینے میں زیادہ شراب فروخت ہوئی۔ غیر مسلم شراب خرید کر مہنگے داموں فروخت کرتے ہیں۔ پھر یہ بھی لکھا کہ کسی احمدی کے نام پر شراب کا کوئی پرمٹ نہیں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان کو سچ لکھنا پڑا۔ پھر لکھا کہ ہوٹلوں کی نسبت گھروں میں زیادہ شراب استعمال ہوتی ہے۔ شراب پر پابندی کی وجہ سے ہیروئن کا استعمال بڑھ گیا ہے۔

حضور نے فرمایا ایک برائی پر پابندی سے دوسری بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے کہ خدا کا خوف نہیں۔ اگر خدا کا خوف ہوتا یہ لوگ روتے ہوئے اللہ اور رسول کا واسطہ دیتے کہ اپنی کھوئی ہوئی جنت کی طرف لوٹ آؤ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ جو صرف آپ کی ذات سے ہی وابستہ نہیں بلکہ آج بھی اسی طرح سچا ہے کہ نصیحت کرتا چلا جا کیونکہ نصیحت فائدہ دیتی ہے۔ تیری نصیحت ضرور اثر دکھائے گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کبھی گالیوں اور ڈنڈوں سے بھی دنیا کی اصلاح ہوئی ہے۔ قانون سازی سے اگر دنیا کی اصلاح ہو سکتی تو اللہ تعالیٰ کو انبیاء بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟ سیاسی حکومتوں سے کبھی قوموں کی اصلاح نہیں ہوئی۔ اصلاح میں ڈنڈا بازی کے مفہوم کے خلاف قرآن کریم نے فرمایا کہ:- اے محمد ﷺ تو نصیحت کرنے والا ہے۔ تیرے جیسی شان کے حامل شخص کو ڈنڈے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے تو داروغہ نہیں ہے۔ تیری نصیحت ہی دلوں کو بدلے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بات آج سے چودہ سو سال پہلے پیچھے نہیں رہ گئی۔ یہ آج بھی سچائی ہے اس لئے نصیحت کا وہ رنگ پکڑیں جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمایا:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے حالات کا ذکر جاری رکھتے ہوئے بعض اور اخباری خبریں بیان فرمائیں۔ عیدالفطر کے جشن کے عنوان سے لکھا گیا تھا کہ عید کے موقع پر شراب و شباب کی محفلیں رقاصاؤں پر نوٹوں کی بارش۔ امیرزادوں کی رنگ رلیاں۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے بارے میں بار بار کہتے ہیں کہ یہ مسلمان ہیں اور جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کافر ہیں۔ کافر ہیں۔ وہ عید کے موقع پر اپنی توفیق کے مطابق غرباء کے گھروں میں پہنچے اور جو خود کھایا وہ ان غریبوں کو بھی کھلایا۔

حضور نے فرمایا یہ وہ سچ ہے جو عوام تک پہنچنے نہیں دیا جاتا۔ وہ جانتے ہیں کہ اگر سچ پہنچ گیا تو اثر کرے گا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے مالی بدعنوانیوں کا ذکر فرمایا ملک میں معاشی بدحالی کا یہ حال ہے کہ قرضوں کا بوجھ ساڑھے چار ارب سے بڑھ گیا ہے۔ انکم ٹیکس کے عملہ سے مک مکا کی پالیسی چل رہی ہے۔ رشوت اور بدعنوانیوں کی خبروں سے روزانہ اخبار کالا ہوا ہوتا ہے۔ یہ کن کے اعمال ہیں جن کو کافر کہتے ہیں یا

باقی صفحہ ۷ پر

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

۶ جولائی ۱۹۹۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:-

"آج کا لجنہ کا یہ اجتماع جو یہاں منعقد کر رہے ہیں اسی قسم کا لجنہ کا ایک اجتماع جرمنی میں بھی منعقد ہو رہا ہے اور اس اجتماع میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت اس خطاب کی آواز پہنچ رہی ہے۔ ان کی طرف سے فیکس کے ذریعہ مجھے یہ اطلاع ملی اور ساتھ انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ جب لجنہ کینیڈا کو مخاطب کریں تو ہمارا بھی خیال رکھیں ہم تک بھی آواز پہنچ رہی ہے۔ ہمارا بھی آج اجتماع کا پہلا دن ہے۔ اس لئے میں آپ دونوں کو بیک وقت خطاب کر رہا ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ لجنہ جرمنی خدا کے فضل سے بہت ہی مستعد لجنہ ہے اور جب بھی مجھے جرمنی جا کر قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے مجھے اس بات سے بہت خوشی پہنچی ہے کہ لجنہ اپنے سب کاموں میں خدا کے فضل سے مستعد ہے اور خصوصاً بچیوں کی تربیت کی طرف ان کی گہری توجہ ہے اور اس کے نیک آثار ظاہر بھی ہو رہے ہیں۔ دو سال پہلے جب میں وہاں گیا یا غالباً پچھلے سال کی بات ہے تو پہلی مرتبہ لجنہ نے یہ ایک نیا پروگرام داخل کیا کہ چھوٹی بچیوں کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس لگائی اور مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ وہ چھوٹی چھوٹی بچیاں بہت کچھ جانتی تھیں۔ اگر کسی کو کچھ علم نہ ہو تو وہ سوال بھی نہیں کر سکتا اور صرف جواب ہی سے کسی کے علم کا اندازہ نہیں ہوا کرتا۔ بہت حد تک سوالوں سے بھی کسی کے علم کا اندازہ ہو جایا کرتا ہے۔ جن کے سوال سطحی ہوں ان کے علم بھی سطحی ہوا کرتے ہیں۔ جن کے سوال گہرے ہوں اور تلاش کرنے والے ہوں ان کے علم کا بھی پتہ چلتا ہے اور ان کی ذہنی جستجو کا بھی پتہ چلتا ہے تو ان بچیوں کا میرے دل پر بہت اچھا اثر پڑا۔ بہت اچھے اچھے سوال کئے اور بعض دفعہ ان کے سوالوں سے یہ بھی پتہ چلا کہ ان کے ماں باپ کو کس حد تک دین کا علم ہے۔ یہ ایک بہت ہی اہم مسئلہ ہے جس کی طرف میں سب سے پہلے آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

ہمارے اوپر آئندہ نسلوں کی ذمہ داری ہے اور خصوصیت کے ساتھ یہ نسل جواب ہمارے سامنے بڑھ کر جوان ہونے والی ہے اس کی ہم پر بہت ہی زیادہ ذمہ داری ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ احمدیت اب ترقی کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود (آپ پر سلامتی ہو) کو خدا نے جو خوشخبری دی کہ اب نیک طبیعتوں کا اس طرف رجحان ہے اور ان پر فرشتے نازل ہو رہے ہیں۔ ہم ایک ایسے دور میں داخل ہو رہے ہیں جہاں ہم ان فرشتوں کا نزول اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ اس کثرت کے ساتھ جماعت میں دنیا کی دلچسپی بڑھ رہی ہے اور اس تیزی سے مطالبے آرہے ہیں کہ اگر ہمارے موجودہ وسائل اسی طرح رہیں تو ناممکن ہے کہ ہم دنیا کی ضرورتیں پوری کر سکیں۔ ایک USSR (متحدہ روس) کا میدان ہی اتنا وسیع ہے اور وہاں کی ضروریات اتنی زیادہ ہیں کہ اگر جماعت اپنے تمام موجودہ وسائل کو بھی USSR کے لئے وقف کردے تب بھی وہ ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتیں۔ جب سے روس کا Collapse (شکستگی) ہوا ہے' روس اچانک یوں بیٹھ گیا ہے جیسے اس میں کبھی جان ہی نہیں تھی اس کے کچھ بد نتائج دنیا کے سامنے ظاہر ہو رہے ہیں اور کچھ ظاہر ہوں گے۔ ابھی تو سر دست دنیا یہ سمجھ رہی ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی بہت بڑی فتح ہے یا Capitalism (سرمایہ دارانہ نظام) کی فتح ہے مگر یہ سب بیوقوفی کی باتیں ہیں۔ یہ نظام بھی ناکام ہو چکا ہے جس میں ہم اس وقت موجود ہیں اور وہ نظام بھی ناکام ہو چکا ہے اور ان دونوں نظاموں کے ٹوٹنے کے نتیجہ میں ایک جو ٹوٹ کر ظاہر ہو گیا اور ایک ٹوٹنے والا ہے۔ ان کے نتیجہ میں جو انتشار پیدا ہو گا اس کو سنبھالنے کی تمام تر ذمہ داری جماعت احمدیہ کی ہے۔

روس USSR میں جماعت احمدیہ کا نفوذ

روس کے انتشار کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو وہاں بڑی تیزی سے نفوذ ہوا اور بکثرت ان کے ساتھ ہمارے رابطے ہوئے اور بہت بڑی بڑی اسلامی مملکتوں کے' جو اس وقت روس کا حصہ ہیں' چوٹی کے بعض نمائندگان انگلستان آکر مجھ سے ملے اور بعض تک ہم نے اپنے نمائندے بھیجے۔ اب نتیجہ یہ نکلا ہے کہ خدا کے فضل سے اکثر مسلمان ریاستوں میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے اور ان کے راہنما اس سال جلسہ میں شرکت کے لئے حاضر ہو رہے ہیں۔ بعض ایسے نئے ممالک بھی احمدیت میں داخل ہوئے جن کے متعلق ہمارے پروگرام میں کوئی ذکر نہیں تھا اور بظاہر کوئی سبیل نظر نہیں آتی تھی کہ کیسے ہم وہاں تک پہنچیں گے۔ مثلاً منگولیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے ایسا انتظام کیا کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور یقیناً یہ سارا کاروبار جو شروع ہو چکا ہے یہ خدا کی تقدیر کے تابع ہے اس میں ہمارا کوئی دخل نہیں' ہماری کوششوں کا کوئی دخل نہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ پہلے منگولیا کے ایک مسلمان لیڈر' جو قازق یا قرق قوم سے تعلق رکھتے تھے اور کسی زمانہ میں وہ لوگ روس سے منگولیا منتقل ہو گئے تھے' انگلستان تشریف لائے۔ انگلستان آنے کے بعد کسی نے ان کو مشورہ دیا کہ اگر تم کسی مسلمان تنظیم سے رابطہ کرنا چاہتے ہو تو ایک ہی جگہ ہے تم لندن (احمدیہ بیت الصلوٰۃ.... ناقل) جاؤ اور ان سے ملو۔ وہ تمہیں سمجھائیں گے اور تمہاری ضروریات کے متعلق بھی تمہیں آگاہ کریں گے کہ کیسے پوری کی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے رابطہ کیا اور رابطہ کے بعد کئی مجالس ہوئیں اور انہوں نے اس بات پر آمادگی کا اظہار کیا کہ وہ واپس جا کر پہلے میرے نمائندے کو دعوت دیں گے اور پھر مجھے دعوت دیں گے تا کہ میں خود وہاں جا کر ان مسلمانوں سے رابطہ کر سکوں۔ ایک لاکھ چالیس ہزار مسلمان قرق وہاں موجود ہیں لیکن الا ماشاء اللہ تمام کے تمام بے دین ہو چکے تھے۔ ایک بھی مسجد وہاں باقی نہیں رہی تھی۔ کلیتہً "اسلام کے نشانات وہاں سے مٹا دیئے گئے تھے۔ بہت ہی دردناک تصویر تھی جو انہوں نے میرے سامنے کھینچی لیکن مجھے یہ معلوم کر کے افسوس بھی ہوا کہ ان کے رجحانات تیل کی دولت کی طرف زیادہ ہیں اسلام کی طرف کم ہیں چنانچہ کچھ ایسے اشارے کرتے رہے جن سے میں سمجھا کہ ان کی ضرورتیں ہم سے پوری نہیں ہو سکیں گی۔ ان سے میں نے کہا' دیکھیں! اگر تو آپ کو دنیا کی دولت چاہئے تو آپ غلط جگہ آگئے ہیں۔ آپ ایران جایئے۔ آپ سعودی عرب جایئے۔ انڈونیشیا جایئے۔ لیبیا سے رابطہ کریں۔ دولت تو ملے گی دین نہیں ملے گا اور انسانی قدریں نہیں ملیں گی (-) اب آپ کی مرضی ہے کہ کون سا رستہ اختیار کرتے ہیں۔ بہر حال واپس جا کر انہوں نے ایک وعدہ پورا کیا اور میرے نمائندہ کو آنے کی دعوت دی۔ وہ جب اس علاقے میں پہنچے جہاں سے وہ (لیڈر) نمائندہ منتخب ہوئے تھے تو ان لوگوں کی طرز عمل بالکل مختلف تھی۔ وہ واقعتہً "اسلام کے پیاسے تھے اور چاہتے تھے کہ کوئی ان کی راہنمائی کرے۔ کیونکہ اس سے پہلے میں روسی زبان میں ایک محبت بھرا پیغام اہل روس کے لئے لکھ چکا تھا۔ وہ اسے ساتھ لے گئے اور اسے پڑھنے کے بعد بہت تیزی سے ان لوگوں کے اندر دلچسپی پیدا ہوئی۔ وہاں سینما ہال کے سوا کوئی ہال نہیں ہوتے جہاں لیکچرز ہوں تو چونکہ کیمونسٹ پارٹی کے لیڈر خود دلچسپی لے رہے تھے اس لئے انہوں نے ہمارے نمائندہ کی سینما ہال میں تقریر کرائی اور وہاں سب نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر تائید کی کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کو اس نمائندہ نے مطلع کر دیا کہ تمہارا لیڈر دوسری طرف رجحان رکھتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس بات کو برا منائے کہ تم ہم سے تعلق قائم کرو لیکن انہوں نے کہا کہ ہم نے اسے لیڈر چنا ہے۔ اگر وہ ہماری مرضی کے مطابق رہے گا تو لیڈر رہے گا۔ نہیں ہو گا تو ہم دوسرا لیڈر چن لیں گے مگر احمدیت میں دلچسپی سے وہ ہمیں اب ہٹا نہیں سکتا۔ چنانچہ ان کے تین بہت ہی اہم لیڈر میرے امریکہ آنے سے پہلے مجھ سے ملنے آئے اور جب میں وہاں سے رخصت ہوا ہوں تو ابھی وہیں موجود تھے۔ اس ملاقات کے نتیجہ میں ہم نے منگولین ایمبیسی کو بھی بیچ میں شامل کیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ واپس جا کر یہ بڑی جلدی احمدیت کی باقاعدہ رجسٹریشن کرائیں گے اور اس کے بعد انہوں نے مجھے یہ تاثر دیا کہ ایک دفعہ جب احمدیت کی رجسٹریشن ہو گئی تو ہمارے ساتھ ایک لاکھ چالیس ہزار مسلمان احمدیت کے ممبر بن جائیں گے۔ چنانچہ جتنی دیر وہ وہاں رہے ہماری آپس میں بہت سے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی اور ان کی علمی ضروریات کی بھی تعیین ہوئی اور کس حد تک ہم معلم بھیج کر ان کی مدد کر سکتے ہیں۔ یہ باتیں بھی طے ہوئیں۔ یہاں تک کہ منگولین ایمبیسی نے ہم سے وعدہ کیا کہ آپ ان کی تربیت کے لئے وہاں جتنے آدمی بھی بھیجنا چاہیں گے ہم پاکستان کے ذریعے آپ کو ویزا کی درخواست دینے پر مجبور نہیں کریں گے کیونکہ ہم حالات کو

باقی صفحہ ۵ پر

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

لجنہ کالم

فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء جلسہ لجنہ اماء اللہ دہلی

قرآن کریم میں جہاں جہاں انسان کی پیدائش کا ذکر آیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ پہلے ہم نے ایک نفس کو پیدا کیا پھر اسی میں سے اس کا جوڑا پیدا کیا۔ اسی نفس سے جوڑا پیدا کرنے کے متعلق بائبل نے یہ تشریح کی ہے کہ حضرت آدمؑ کی پسلی کو چیر کر اس میں سے عورت نکالی گئی۔ لیکن قرآن کریم نے یہ نہیں کہا کہ آدمؑ کی پسلی کو چیر کر اس میں سے عورت کو پیدا کیا گیا بلکہ قرآن مجید کہتا ہے کہ اس نفس سے ہی اس کا جوڑا پیدا کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی جنس سے ہی اللہ تعالیٰ نے عورت کو پیدا کیا من کے معنی یہاں جنس کے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں اس کی کئی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کہ تم اپنے میں سے ان لوگوں کو حاکم بناؤ جو تمہاری قسم ہی سے ہیں۔ اس طرح کوئی شخص بھی منکم کے یہ معنے نہیں کرے گا کہ تم ان لوگوں کو حاکم بناؤ جو تمہاری پسلیوں میں سے چیر کر نکالے گئے۔ اور منکم کا لفظ صاف بتاتا ہے کہ اس جگہ مراد یہ ہے کہ جو لوگ تمہاری قسم کے ہوں جس قسم کے تمہارے حالات ہیں اس قسم کے ان کے حالات ہوں اور جن چیزوں کی انہیں بھی ضرورت ہے وہ تمہارے جیسے انسان اور تمہارے سے جذبات ان میں بھی ہیں۔ تمہاری ضرورت کو سمجھتے ہیں ان کی حکومت کو تسلیم کرو اور خیالی حاکم نہ تلاش کرو کہ نہ ملیں گے اور نہ مفید ہوں گے۔ قرآن کریم میں کثرت سے منہا اور منکم کے الفاظ آئے ہیں لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ان چیزوں کو تمہاری پسلی کاٹ کر بنایا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جس قسم کے تم ہو اس قسم کے وہ ہیں پس جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ انسان کی قسم سے ہی اس کی بیوی کو پیدا کیا اس سے ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس قسم کے مردوں کے دل اور دماغ کو بنایا ہے اسی قسم کے عورتوں کے دل و دماغ بنائے ہیں پس وہاں پسلی کا ذکر نہیں بلکہ عورتوں اور مردوں کا آپس میں تشابہ اور ملتے جلتے ہونے کا ذکر ہے لیکن جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے بعض دور ایسے آئے ہیں کہ مردوں نے عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے روکنے کی کوشش کی اور بعض دور ایسے آئے ہیں کہ عورتوں نے مردوں کو ان کی ذمہ داریاں ادا کرنے سے روکنے کی کوشش کی۔

جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے بعض دور ایسے آئے کہ مردوں نے عورتوں کو ایک الگ مخلوق سمجھا اور بعض دور ایسے آئے کہ عورتوں نے مردوں کو ایک الگ وجود سمجھا۔ لیکن قرآن کریم کے نزول سے یہ چیز مٹادی گئی۔ اور قرآن کریم نے اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ (یعنی اس تفاوت کو مٹادیا) اور بتایا کہ عورتوں کی ویسی ہی ذمہ داریاں ہیں جیسی مردوں کی اور عورتوں میں ویسے ہی احساسات اور جذبات ہیں جیسے مردوں میں اور مرد اور عورت دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ مردوں کے کام اور قسم کے ہیں اور عورتوں کے اور قسم کے ہیں۔ لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ عورتیں مردوں کی ذمہ داریوں کو سمجھ نہیں سکتیں مردوں میں بھی کاموں اور پیشوں کا اختلاف ہوتا ہے۔ کوئی تحصیلدار ہوتا ہے کوئی تھانیدار ہوتا ہے۔ کوئی ڈاکٹر ہوتا ہے۔ لیکن باوجود ان کے پیشوں کے ان کے احساسات ان کے جذبات اور ان کی ذمہ داریوں میں فرق نہیں پڑتا۔ اسی طرح عورت کے کام کے اختلاف کی وجہ سے اس کی ذمہ داریوں اور اس کے احساسات اور جذبات میں فرق نہیں ہو سکتا۔ اگر فرق ہے تو صرف تقسیم عمل میں۔ کہ بعض قسم کے کام مرد کے سپرد ہیں اور بعض قسم کے کام عورتوں کے سپرد ہیں۔ لیکن ذمہ داری دونوں پر ہے۔ جیسا کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ کہ تم میں سے ہر ایک اپنے فرائض کے متعلق اور اپنی ذمہ داریوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ جس طرح گڈریا کا فرض ہے کہ وہ اپنی بھیڑوں کی حفاظت کرے اسی طرح ہر مرد اور عورت اپنے کاموں کے متعلق ذمہ دار ہے۔ اگر عورت کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کی نگرانی کرے اور خاوند کے گھر اور مال کی حفاظت کرے تو اس سے انہی چیزوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اگر مرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے بال بچوں کی پرورش کا انتظام کرے تو اس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اسی طرح جو چیزیں نوکر کے سپرد تھیں اور جو کام نوکر کے سپرد تھے۔ اس سے ان کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ پس مردوں کا یہ خیال کرنا کہ عورتیں کسی قربانی میں حصہ نہ لیں اور دین کے کاموں سے علیحدہ رہیں اور ان کے لئے کھلونا بنی رہیں یا عورتوں کا یہ سمجھنا انہیں کسی قسم کی قربانی میں حصہ نہیں لینا چاہئے۔ یہ دونوں نقطہ نگاہ غلط ہیں۔ جب تک ہماری عورتیں اور ہمارے مرد اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کریں گے اور اس اختلاف کو دور کرنے کی کوشش نہیں کریں گے اس وقت تک کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ اسی اختلاف کو دور کرنے کے لئے میں نے لجنہ اماء اللہ کی مجلس قائم کی اور لجنہ اماء اللہ کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ کی لونڈیوں کی مجلس جس طرح مرد کے لئے سب سے پسندیدہ نام عبداللہ ہے اسی طرح عورت کے لئے سب سے پسندیدہ نام امتہ اللہ ہے قرآن کریم میں رسول کریم ﷺ کی خوبیوں میں سے جس خوبی کا نام اللہ تعالیٰ نے لیا ہے وہ عبداللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا بندہ۔ گویا اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونا سب سے بڑی خوبی ہے۔ اسی طرح عورت کے لئے سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی لونڈی ہو۔ جس طرح غلام پر فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے آقا کے تمام حکموں کو پورا کرے اسی طرح میں نے یہ نام دے کر توجہ دلائی تھی کہ تم اللہ تعالیٰ کی لونڈیاں بننے کی کوشش کرو اس وقت تمہارے لئے موقعہ ہے کہ تم ایسے کام کرو جن سے تم اپنے آقا کو راضی کر لو اور جب تم اس کے سامنے جاؤ تو تم اس سے انعام کی امیدوار ہو اور تمہارے لئے یہ بھی موقعہ ہے کہ تم اپنے فرائض کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی مورد بنو۔ اور مجرم کی حیثیت میں اس کے سامنے پیش ہو۔ اس شخص میں جو اللہ تعالیٰ سے انعام حاصل کرنے کے لئے پیش کیا جائے گا۔ اور اس شخص میں جو اللہ تعالیٰ کے سامنے مجرم کی حیثیت میں پیش ہوگا زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک شخص جو بادشاہ کے سامنے مجرم کی حیثیت میں پیش ہوتا ہے اور ایک جرنیل جو بادشاہ کے دربار میں انعام حاصل کرنے کے لئے پیش ہوتا ہے ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جرنیل پر لوگ رشک کرتے ہیں لیکن مجرم کی حالت پر افسوس کرتے ہیں حالانکہ دونوں ایک ہی بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے لیکن ایک مجرم کی حیثیت میں ندامت سے اپنا سر جھکائے ہوئے تھا اور دوسرا اپنی کامیابی پر خوش تھا اور دنیا اس پر رشک کرتی تھی۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور ان کے مطابق اپنے اندر بیداری پیدا کرو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں اور دونوں کی ذمہ داریاں یکساں ہیں۔

قبولیت دعا کیلئے دعاؤں

کے رخ پر چلنے کی تمنا پیدا

کریں

(حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

دعائیں اس وقت قبول ہوتی ہیں جب جن کے لئے کی جاتی ہیں وہ صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ یاد رکھیں کہ اولاد کے حق میں بھی دعائیں نہیں لگا کرتیں اگر اولاد ان کو قبول کرنے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو اور اسے تمنا ہی نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر کا عجیب مضمون ہے۔ جس میں (جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کردے) کا مضمون خدا کی تقدیر میں ہر جگہ صادق آتا ہے۔ ہر شخص کی تمنا اور خواہش کا اس کی زندگی کا رخ ڈھالنے میں ایک گہرا تعلق ہے اور محض دوسرے کی دعائیں کارگر ثابت نہیں ہوتیں جب تک وہ خود ان دعاؤں کے رخ پر چلنے کی تمنا پیدا نہ کرے۔ ہوائیں ضرور سفر میں مد ہو جایا کرتی ہیں۔ سمندری سفروں میں بھی اور دنیا کے عام سفروں میں بھی ہوائی جہازوں کی بھی ہوائیں مدد کرتی ہیں۔ موٹروں کی بھی مدد کرتی ہیں پیدل چلنے والوں کی بھی مدد کرتی ہیں لیکن جو ہوا کے مخالف چل رہا ہو اس کی کیسے مدد کر سکتی ہیں۔ اس لئے دعاؤں کا مضمون بھی ہواؤں سے ایک نسبت رکھتا ہے۔ پس یاد رکھیں کہ آپ کے حق میں آپ کی اپنی دعائیں یا میری دعائیں یا ان بزرگوں کی دعائیں جو ہم سے پہلے گزر گئے اور بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے دعائیں کرتے کرتے انہوں نے جان دی تھی تبھی مقبول ہوں گی جب آپ ان دعاؤں کے رخ پر سفر کرنے کے ارادے کریں گے اور ارادے ہی نہیں کریں گے بلکہ جب ان ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے تو پھر دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی رفتار کو کس طرح غیر معمولی الٰہی تائید حاصل ہوتی ہے۔

(از خطبہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۹۱ء)

☆☆☆

ثمینہ فرخ مخدوم

حضرت خنساء - ایک عظیم خاتون

اسلام کی آمد سے جاہل اور وحشی عربوں میں ایک عظیم انقلاب رونما ہو گیا چنانچہ جہاں ایک طرف اسلام نے مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت بلالؓ حضرت زیدؓ اور حضرت خالدؓ بن ولید جیسے عظیم سپوت پیدا کئے تو دوسری طرف خواتین میں بھی کئی ایسی عظیم المرتبت شخصیتوں نے جنم لیا جن کی عدیم المثال قربانیوں نے دین اسلام کو مضبوط کیا ان میں ایک نام حضرت خنساءؓ کا ہے آپ ۵۷۵ء میں پیدا ہوئیں آپ کا تعلق ایک معزز خاندان بنی سلیم قبیلہ سے تھا۔ آپ کی پہلی شادی عبدالعزیٰ سے ہوئی جس سے آپ کا ایک لڑکا ہوا مگر شادی کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ کے خاوند کا انتقال ہو گیا۔ حضرت خنساءؓ کی دوسری شادی ابن حاجز سلمٰی سے ہوئی جن سے آپ کے چار لڑکے ہوئے۔ قبیلہ بنو سلیم کی کسی دوسرے قبیلہ سے لڑائی کے دوران آپ کا شوہر اور بھائی مر گئے یوں آپ کو دوبارہ جوانی میں ہی بیوگی کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ حضرت خنساءؓ چونکہ شاعرہ بھی تھیں اس لئے آپ نے اپنے اس غم کا اظہار مرثیہ لکھ کر کیا اور تمام عمر ماتمی لباس پہننے اور رونے پیٹنے کا عہد کیا۔ اس وقت ابھی دین اسلام کی کرنیں آپ تک نہیں پہنچی تھیں لیکن ۸ ہجری میں آپ کی تقدیر بدل گئی حضرت عائشہ صدیقہؓ کی تعلیم اور صحبت نے آپ کو کفر و جہالت کی تاریکی سے نکال کر نور ایمان سے منور کیا۔

حضرت خنساءؓ نے اسلام لانے کے بعد ایسی عظیم قربانیاں دیں جس کی وجہ سے آپ کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ آپ میں اسلام کی محبت کا ایک وسیع سمندر موجزن تھا اسی لئے آپ نے نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ بچوں کو بھی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ آپ کی خواہش تھی کہ معرکہ حق و باطل میں آپ کے بیٹے جہاد کی سعادت حاصل کریں اور شہادت کا موقع ملے تو وہ بہادری سے یہ اعزاز حاصل کریں اور اور خدا کی نگاہ میں سرخرو ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس خواہش کی تکمیل کا یوں موقع عطا فرمایا کہ حضرت عمرؓ فاروق کے زمانہ میں ۱۶ ہجری میں فرزندان توحید اور ایران کے آتش پرستوں کے درمیان ایک جنگ ہوئی جسے جنگ قادسیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے آپ نے اپنے چاروں بیٹوں عبداللہؓ، معاویہؓ، زیدؓ اور عمرؓ کو بلایا اور کہا "میرے بیٹو! میں نے تمہارے ابا سے خیانت نہیں کی تمہارے ماموں کو رسوا نہیں کیا تمہارے حسب و نسب کو عیب دار نہیں کیا۔ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کفار سے جنگ کرنے کا کیا ثواب ہے؟ یاد رکھو آخرت کا گھر باقی رہنے والا ہے اور دنیا فانی ہے میرے بیٹو صبح ہو تو دشمن پر ٹوٹ پڑو خدا سے مدد چاہو جب دیکھو گھمسان کا رن پڑ گیا جنگ کے شعلے بلند ہوں تو لڑائی کے تنور میں کود جاؤ جب لشکر ٹکرائیں تو بڑے سے بڑے بہادر کو اپنی زد میں لو تم انشاء اللہ اگلے جہاں میں سرخرو اور کامیاب ہو گے"

آپ کی یہ نصائح اتنی موثر ثابت ہوئیں کہ صبح ہوتے ہی یہ چاروں بھائی نہایت خوشی سے میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئے اور بہت جوش سے شعر پڑھتے ہوئے دشمن کا سامنا کیا یوں دشمنوں کو تہہ تیغ کرتے ہوئے بالآخر جام شہادت نوش کیا۔ جب حضرت خنساءؓ کو بیٹوں کی شہادت کا علم ہوا تو آبدیدہ ضرور ہوئیں لیکن اس بات کی خوشی تھی کہ چاروں بیٹے شہادت کے رتبہ سے سرفراز ہوئے اس لئے نہایت خوشی سے فرمایا "اس خدا کا شکر ہے جس نے مجھے بچوں کی شہادت کا شرف بخشا اور مجھے پروردگار کی رحمت سے امید ہے کہ اس کی آغوش رحمت میں ہم باہم ملیں گے۔"

اگرچہ اس واقعہ کو سینکڑوں سال گزر چکے ہیں مگر یہ کیسا عظیم جذبہ ہے کہ اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود تاریخ کے سینے میں اس عظیم الشان قربانی کو زندہ دیکھتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳

جانتے ہیں۔ آپ براہ راست ہمیں کہیں اور ہم ذمہ دار ہیں کہ آپ کے آدمی وہاں پہنچتے رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ رابطے بڑی تیزی کے ساتھ استوار ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ بہت سی کتب وہ ساتھ لے گئے۔ کچھ ہم ان کو بھجوا رہے ہیں۔ خیال یہ ہے کہ انشاء اللہ منگولیا میں سب سے پہلی (بیت الصلوۃ.... ناقل) جماعت احمدیہ قائم کرے گی اور امید ہے کہ بہت جلد اس کی بنیادیں ڈال دی جائیں گی۔

اب یہ ایک لاکھ چالیس ہزار احمدی جو خدا کے فضل سے اس حال میں داخل ہوئے ہیں کہ ان کی تختیاں بالکل خالی ہیں' نام کا اسلام ہے لیکن کچھ پتہ نہیں کہ اسلام کیا چیز ہے ان کی تربیت کوئی آسان کام تو نہیں ہے۔ کتنی ہمیں ضرورتیں ہیں۔ بہت سی چیزوں کے ترجمے چاہئیں۔ بہت سے کارکن چاہئیں۔ بہت سی عورتیں چاہئیں جو عورتوں کے مسائل سے ان کو آگاہ کریں۔ ان آنے والوں میں ایک خاتون بھی تھیں جو میری اہلیہ سے بھی ملیں اور میری بچیوں سے بھی۔ بہت اچھا نیک تاثر لے کر وہ واپس لوٹی ہیں تو اس لئے میں آپ کے ساتھ یہ بات کھل کر کر رہا ہوں کہ آپ پر بہت سی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ صرف ایک منگولیا کا ہی معاملہ نہیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا روس کی مختلف ریاستوں سے بڑی تیزی کے ساتھ دلچسپی کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ مردوں نے تو جو کام کرنا ہے وہ کریں گے ہی لیکن میری یہ دلی تمنا ہے کہ عورتیں کسی صورت میں بھی مردوں سے پیچھے نہ رہیں اور مجھے یقین ہے کہ اگر عورتیں یہ فیصلہ کرلیں تو ان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ مردوں سے پیچھے نہیں رہیں گی۔ اس پر میرا ایک مشاہدہ گواہ ہے۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے زمانہ میں بھی جب بھی حضرت (۔) نے ایسی تحریک کی جس میں لجنہ کو خاص طور پر مخاطب کرکے ان پر ذمہ داری ڈالی تو اس تحریک کے جواب میں انہوں نے بہت جلدی لبیک کہا اور مردوں کے مقابلہ میں بہت تیزی کے ساتھ ان فرائض کو پورا کیا جو ان کے ذمہ لگائے گئے تھے۔ اسی طرح اب بھی میں دیکھتا ہوں کہ چونکہ اب ہر ملک کی صدر لجنہ براہ راست مجھ سے متعلق ہو چکی ہے' بیچ میں کوئی واسطہ نہیں رہا' جب بھی کوئی ہدایت لجنہ کو دی جاتی ہے تو بلا تاخیر ان کی طرف سے خدا کے فضل کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے اس تحریک پر عمل ہوتا ہے اور مردوں میں نسبتاً کچھ سستی ہو جاتی ہے۔

تعلیم کے معاملہ میں بھی ہم نے دیکھا ہے کہ ربوہ میں بھی اور پہلے قادیان میں بھی احمدی بچیاں تعلیم میں اپنے بھائیوں وغیرہ سے آگے تھیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کے پاس باہر کے مشاغل نہیں تھے۔ لڑکے باہر جاکر بہت سا وقت ضائع کر دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود آپس میں باتیں کرنے کے مواقع تو تھے جن کی قربانی کرنا کہ آپس میں باتیں چھوڑ کر پڑھائی کرنا یہ بھی بہت بڑی چیز ہے۔ چنانچہ لجنہ نے اور احمدی خواتین نے اللہ کے فضل سے اچھے کاموں میں ہمیشہ آگے قدم بڑھائے ہیں اور دنیا کی علمی ضرورتیں پوری کرنے میں لجنہ بہت بڑے کام کر سکتی ہے۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ ص ۱۳۱ تا ۱۳۶)

○

سو بار کی سُنی بھی ہمیں اَن سنی لگے
ہونٹوں سے تیرے نکلی ہمیں راگنی لگے

تالیف قلب کی سی کوئی واردات ہے
اب دل کے آس پاس بہت روشنی لگے

تیرہ شبی میں تیرے تصوّر کی اک جھلک
چہرہ کے آس پاس بھلی چاندنی لگے

جن راستوں سے روز گذرتے رہے تھے ہم
وہ راستے بھی ہم کو بہت اجنبی لگے

اب شور و غل کی بات سمجھتی نہیں ہوں میں
کچھ بات کہتی مجھ کو سدا خامشی لگے

اک عرصۂ دراز سے تُو کتنی دور ہے
اس کا سبب مجھے مری کم مائیگی لگے

ہمسائیگی میں آکے بھی گھر پر نہ آؤ گے
دیوار و در کو بات یہ شاید بُری لگے

دل کی لگی یہ پوچھے ہے کب تک ملیں گے ہم ؟
ہر بات دل کو اس کے سوا دل لگی لگے

سب کچھ لُٹا کے سوچ رہی ہوں میں کیوں بھلا ؟
عظمت کا پیار لوگوں کو اِک برہمی لگے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

برائے والدین واقفین نو

○ ایسے واقفین نو بچے جو خدانخواستہ معذور ہیں ان کے والدین سے درخواست ہے کہ ان بچوں کی بیماری اور معذوری کی تفصیل سے فوری طور پر وکالت وقف نو کو آگاہ کریں۔ متعلقہ حلقوں کے بارے میں یہی درخواست تمام ضلعی سیکرٹریان وقف نو سے بھی ہے۔

وکالت وقف نو تحریک جدید ربوہ

بین المملکتی- حالات- واقعات- شخصیات-

نون سین

افغانستان میں اقوام متحدہ کا کردار

بتایا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی سیکیوریٹی کونسل نے پاکستان کی درخواست پر افغانستان کے حالات کے متعلق بحث کو ایک ہفتے کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستانی سفیر جمشید مارکر نے کونسل کو بتایا کہ شاہ فہد اور صدر فاروق لغاری نے آپس میں اس سلسلے میں گفت و شنید کی ہے اس گفت و شنید میں جو باتیں زیر بحث آئیں ان کا ذکر جمشید مارکر نے کیا اور یہ بھی کہا کہ اس بات کا امکان ہے کہ اس سلسلے میں اس گفت و شنید کے نتیجہ میں بعض اقدامات کئے جائیں گے۔ پاکستان نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان افغانستان کو جو مدد دیتا ہے اس کا بھی ڈرافٹ ریزولیوشن میں ذکر کیا جائے۔ پاکستان نے یہ بھی کہا ہے کہ اسلام آباد میں اس سلسلے میں جو فیصلے ہوئے تھے ان کو بنیاد بنا کر افغانستان کے متعلق مزید غور و فکر ہونی چاہئے۔ یہ فیصلے جو اسلام آباد میں کئے گئے تھے۔ ان پر پاکستان اور سعودی عرب دونوں نے اتفاق کیا تھا۔ اس دوران کابل سے جو اطلاعات ملی ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ ہفتہ کے روز خاصی شدید جنگ کے بعد کسی حد تک امن و امان قائم ہو گیا تھا۔ لیکن جیسا کہ قارئین جانتے ہیں افغانستان کے سلسلہ میں ابھی تک کسی کو یہ یقین پیدا نہیں ہو سکا کہ وہاں مکمل امن قائم ہونے کی جلد صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہ وعدے توڑے جاتے ہیں اور جنگ دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔ صدر برہان الدین ربانی نے بتایا ہے کہ لڑنے والے دھڑوں میں عارضی امن کی صورت کا امکان ہے۔ دوسری طرف گلبدین حکمت یار جو افغانستان کے وزیر اعظم ہیں وہ اور رشید دوستم کے دستے اپنے حملے جاری رکھ رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم جنگ بندی سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔

☆★☆

عالمی مالیاتی فنڈ/پاکستان

عالمی مالیاتی فنڈ نے کہا ہے کہ پاکستان میں نجی سرمایہ کاری کا تعلق جی۔ ڈی۔ پی۔ سے ہے اور اسی طرح اس بات سے بھی کہ قرضہ کس صورت میں مل سکتا ہے۔ اور نجی سیکٹر اور اس کے علاوہ حکومت کس حد تک دلچسپی لیتے ہیں۔ عالمی مالیاتی فنڈ نے ۱۹۷۳ء- ۱۹۷۴ سے لے کر ۱۹۹۱ء- ۱۹۹۲ء کا تجزیہ پیش کیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ حکومت سرمایہ کاری کا مزید تجزیہ کرے۔ کیونکہ اصل بات دیکھنے والی یہ ہے کہ سرمایہ کاری کو کس طرح اور کس حد تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ جو تجزیہ عالمی مالیاتی فنڈ نے پیش کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان نے مختلف شعبوں میں ترقی کی ہے۔ اور اس کی ضرورت کے مطابق قرضہ ملنے کے امکانات روشن ہیں۔ عالمی مالیاتی فنڈ بدستور مختلف ممالک کے تجزیے کرتا رہتا ہے اور ان تجزیوں کے مطابق وہ قرض دینے کا فیصلہ کرتا ہے۔ بعض اوقات وہ خود فیصلہ کرتا ہے کہ کس شعبہ میں قرض دیا جانا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اگرچہ ملکی حکومت کے ساتھ مشورہ نہایت ہی ضروری ہوتا ہے۔

☆★☆

ہندوستانی فوج/کام چھوڑ کر بھاگنے والے

بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی فوجی دستے جو سیاچن میں مقبوضہ کشمیر میں اور ایسے ہی دیگر علاقوں میں متعین ہیں ان میں سے ایک خاصی تعداد اپنا کام چھوڑ کر بھاگ جاتی ہے یا وہاں اپنا کام سرانجام دینے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہے ان فوجی دستوں کے ارکان کا کہنا ہے کہ ان علاقوں میں زندگی نہایت دشوار ہو گئی ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ ان دشوار حالات میں وہاں بیٹھے رہیں۔ لیکن یہ بھی انہوں نے کہا ہے کہ وہاں کے موسمی حالات بھی ان کے مزاج کے خلاف ہیں۔ اور دشمن کی گولیاں بھی ان پر برستی رہتی ہیں۔ ہندوستانی پریس نے اس بات کی اطلاع دی ہے کہ سیاچن اور مقبوضہ کشمیر سے پندرہ سے بیس فی صد تک فوجی دستوں کے افراد اپنا کام چھوڑ چکے ہیں۔ یہاں تک بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے اعلیٰ افسر کوشش کرتے ہیں کہ ان کی تعیناتی کسی بہتر علاقے میں ہو تا کہ وہ ایسے علاقوں سے چھٹکارا حاصل کر سکیں جہاں زندگی مشکل سے مشکل تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ایک بات یہ بھی بتائی گئی ہے کہ فوجیوں کو جو معاوضے ملتے ہیں وہ ان کی ضرورت کے مطابق کم ہیں۔ اور اس لئے وہ کام نہیں کرنا چاہتے۔ ان لوگوں میں بعض فوجی افسر بھی شامل ہیں۔ بعض رپورٹوں میں کہا گیا ہے کہ جو کچھ اس وقت فوجیوں کو ملتا ہے اتنی رقم میں ڈسپلن کا پوری طرح قائم کرنا ممکن نہیں۔ جو لوگ حفاظتی اقدامات کے لئے متعین کئے جاتے ہیں ان میں سے کئی ایک کو دیکھا گیا ہے کہ وہ لوٹ مار میں مصروف ہو جاتے ہیں یا سمگلروں کے ساتھ مل کر مختلف اشیاء سمگل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ تو کشمیر مجاہدین کو اسلحہ بھی سپلائی کرنے کی کوشش کرتے ہیں گذشتہ دنوں بعض کمانڈنگ افسر اس سلسلے میں حراست میں بھی لے لئے گئے تھے۔ ان سب باتوں کے باوجود نہیں کہا جا سکتا کہ ہندوستان کی تشدد آمیز کارروائیاں کم ہونے کا کوئی امکان ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ ہندوستان یہ سمجھتا ہے کہ کامیابی اسی میں ہے کہ زیادہ سے زیادہ تشدد کیا جائے اور مزاحمتی گروپوں کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔

☆★☆

گولان پہاڑیوں کا مسئلہ حل ہونے کی امید

حال ہی میں صدر امریکہ بل کلنٹن نے شام کے صدر حافظ الاسد سے جو گفت و شنید کی ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے اسرائیل کا کہنا ہے کہ اس بات کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں کہ شام کے ساتھ ان کی گفتگو ہو سکے گی اور گولان پہاڑیوں کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے اسرائیل چاہتا ہے کہ شام یہ وعدہ کرے کہ وہ اپنی فوجوں کو گولان کی پہاڑیوں سے واپس بلا لے گا۔ اور جب واپس بلا لے تو اسے مکمل امن کی فضا میسر آ جائے گی۔ لیکن اسرائیل کا مطالبہ یہ ہے کہ پہلے مکمل امن کا معاہدہ ہونا چاہئے اور جب وہ اس معاہدے پر عمل ہوتا دیکھے گا تو گولان پہاڑیوں سے اپنی فوجیں واپس بلائے گا۔ بل کلنٹن اور حافظ الاسد کے درمیان جو گفت و شنید ہوئی اس کا ماحصل بھی یہی تھا لیکن بل کلنٹن کے بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ اس مسئلہ کا حل اب بہت دور نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بل کلنٹن کے ذریعہ دونوں ممالک یہ عہد کریں کہ ایک ساتھ ایک دوسرے کی بات مان لی جائے۔ اگر یہاں امن قائم ہو جائے۔ تو اسرائیل اور شام آپس میں سفارت کاری کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔

☆★☆

کشمیر میں استصواب رائے؟

پاکستان نے کہا ہے کہ آئندہ جب بھی ہندوستان سے گفت و شنید ہو مقبوضہ کشمیر میں استصواب رائے کے طریق کار کو اس کے ایجنڈا پر شامل ہونا چاہئے بلکہ پاکستان کا تو خیال ہے کہ اب صرف استصواب رائے کے طریق کار پر ہی گفت و شنید کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان نے اس خیال کو رد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے متعلق گفت و شنید تو ہو سکتی ہے لیکن استصواب کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اور اگر استصواب کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا تو اس کے طریق کار پر گفت و شنید کرنے کا کیا جھگڑا۔ گذشتہ روز پاکستانی وزارت خارجہ نے ہندوستانی ہائی کمشنر کو ایک غیر رسمی تجویز پیش کی تھی۔ اور یہ تجویز بصیغہ راز بھجوائی گئی تھی۔ اس پر ہندوستان ہائی کمیشن کے تبصرہ پر پاکستانی وزارت خارجہ نے افسوس کا اظہار کیا۔ جب اس افسوس کے اظہار کا ہندوستانی ہائی کمیشن کو پتہ چلا تو انہوں نے حیرت کا اظہار کیا کہ اس بات پر پاکستان کو افسوس ہوا ہے۔ پاکستانی ہائی کمیشن نے کہا ہے کہ اس طرح غیر رسمی تجاویز پیش کرنا سفارت کاری کا حصہ ہے مقصد یہ ہوتا ہے کہ تجویز کے متعلق کسی بحث سے پہلے دوسرے ملک کی رائے معلوم کی جائے۔ اور بصیغہ راز ایسے کاغذات اسی لئے بھجوائے جاتے ہیں کہ جب تک کوئی فیصلہ نہ ہو ان کو کھلے بندوں نہ پیش کیا جائے۔

☆★☆

معین قریشی/امریکہ

ایوارڈ تقسیم کئے جانے کی ایک تقریب کے موقعہ پر جو نیویارک کے ایک ہوٹل کے ہال روم میں منعقد کی گئی تھی سابق نگران وزیراعظم معین قریشی نے امریکہ سے کہا ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلے کو حل کرانے کی کوشش کرے۔ آپ نے کہا کہ کشمیر ایک ایسا مسئلہ ہے جو ایک اور جنگ کے بھڑکانے کا باعث بن سکتا ہے اگرچہ

پاکستان اور ہندوستان ایک دوسرے کے ہمسائے ہیں لیکن یہ مسئلہ انہیں ہمسایوں کی طرح رہنے نہیں دیتا۔ آپ نے کہا کہ امریکہ کو چاہئے کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے کشمیر کا ایک پر امن حل نکالے۔ مسٹر قریشی نے کہا کہ جو کچھ پاکستان مانگتا ہے یا چاہتا ہے وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں جو امریکہ انسانی حقوق کی پاسداری کے سلسلے میں تسلیم کرچکا ہے یعنی حق خود ارادیت۔ اگر امریکہ انسانی حقوق کی پاسداری کو اپنی خارجہ پالیسی کا ستون بتاتا ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ کشمیر اور بوسنیا ہرزے گووینا میں انسانی حقوق کی پاسداری سے منہ موڑنے کے لئے جواز پیدا کرسکے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ پاکستان نے اپنے اس دوست کے لئے بہت سی قربانیاں کی ہیں لیکن ان کے بدلے میں پاکستان کو کچھ نہیں ملا۔ یہ تو سب لوگ جانتے ہیں کہ پاکستان اور امریکہ اچھے دوست رہے ہیں اور سرد جنگ کے زمانے میں تیسری دنیا میں سے زیادہ امریکہ کا مدد کرنے والا ملک پاکستان ہی تھا۔ لیکن اس کے باوجود امریکہ کی طرف سے اسے کبھی کچھ نہیں ملا۔

☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ ۲

جن کو مسلمان کہا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں طعنے نہیں دے رہا۔ میں اس دکھ میں مبتلا ہوں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ہم کو جو کہنا ہے کہو مگر اپنے اعمال کو تو ٹھیک کرو۔

پھر حضور نے تعلیم کی خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جعلی ڈگریوں کا کاروبار عروج پر ہے۔ میٹرک کی سند ڈھائی ہزار میں ' ایف ایس سی کی ساڑھے تین ہزار میں اور بی اے بی ایس سی کی ڈگری ۵ ہزار میں مل رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احمدیوں کو دین سے باہر پھینک کر ان کے دل ہرگز ٹھنڈے نہیں ہوئے۔ حضور نے فرمایا ۱۹۷۴ء میں اسمبلیوں کے ممبران کے سامنے ہم نے بصد منت عرض کیا تھا کہ غیر مسلم قرار دینے کا راستہ نہ کھولیں۔ ورنہ یہ راستہ بند نہیں ہو گا۔ پنڈورا باکس کھل جائے گا۔ کسی عام فرقے کے خلاف ساری امت کبھی اکٹھی نہیں ہوئی۔ ۷۲ فرقوں میں بٹ جاؤ گے۔ تم ان فرقوں کو ہمارے خلاف اکٹھا سمجھ رہے ہو۔ یہ اکٹھے نہیں ہوئے۔ صدیوں کے بغض چند دنوں میں کیسے دور ہونگے۔

حضرت خلیفتہ المسیح نے فرمایا جو یہ سب باتیں کرتے تھے ان کو جبراً روک دیا۔ ہماری اذانیں کیوں بند کیں؟ ہمیں حج سے کیوں روکا؟ ہماری بیوت الذکر تو قبلہ رخ ہیں۔ ہمیں کہا جاتا ہے کہ اپنی بیوت کا قبلہ رخ بدل لو تو ہم کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی جو یہ کام نہیں کرتے ان کو کہتے ہیں کہ کرو اور جو کرتے ہیں ان کو روکتے ہیں۔ ہم قرآن پڑھتے ہیں تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ قرآن کے سوا کچھ اور پڑھ لو۔ حضور نے فرمایا آپ لوگوں کو قیامت کے دن جواب دینا پڑے گا کہ یہ دوہرا کردار آپ کا کیوں ہے؟ آخر میں حضور نے دعا کی اللہ تعالیٰ آپ کی صداقت کی طرف خود رہنمائی کرے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ ۱

روز قبل حضور نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر محترم صوفی صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے بڑے اچھے رنگ میں آپ کا تذکرہ فرمایا تھا۔

محترم صوفی صاحب واقف زندگی خادم سلسلہ تھے۔ آپ کو علم اور حصول علم سے ایسا لگاؤ تھا جس نے آپ کو ایک اہم علمی شخصیت بنادیا۔ جامعہ احمدیہ میں بھی آپ کو خدمات بجالانے کا موقع ملا اور تفسیر کا اہم مضمون آپ کے سپرد رہا۔ سلسلہ کے اخبارات و جرائد میں مضامین لکھنے کا شغل لمبا عرصہ جاری رہا۔ عربی زبان کی مہارت میں آپ کی حیثیت مسلمہ سمجھی جاتی تھی۔ حضرت مصلح موعود کے ساتھ آپ کا ایک خاص خادمانہ اور شاگردانہ تعلق تھا۔ فرائڈ کے بارے میں ایک بار آپ نے حضرت مصلح موعود سے سوالات کئے جن کے جواب حضور نے عطا فرمائے۔

محترم صوفی صاحب ایک سادہ درویش طبع اور بے حد اخلاص سے کام کرنے والے فرد تھے۔ کثرت سے سچی خوابیں دیکھنے والے اور مستقبل کے معاملات پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پانے والے بزرگوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے قرب میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ
طارق مارکیٹ
ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۶۴۳ ۵۵۰

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالرشید تبسم صاحب کارکن وقف جدید کے بڑے بھائی مکرم ناصر محمود خاں ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر میڈیکل C.M.H لاہور میں گلے کے کینسر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ بیماری کا حملہ بہت شدید ہے۔ تمام احباب سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

قائدین کرام و ناظمین

اطفال متوجہ ہوں

○ عشرہ وقف جدید شروع ہو چکا ہے۔ مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

۱۔ اس عشرہ کے دوران تمام اطفال سے وعدہ جات لے کر مرکز بھجوائیں۔ وعدہ جات ٹارگٹ کے مطابق لیں۔

۲۔ تمام اطفال کو بجٹ وقف جدید میں ضرور شامل کیا جائے نیز زیادہ سے زیادہ اطفال کو ننھے مجاہدین بنایا جائے۔

۳۔ اطفال چندہ وقف جدید دیتے وقت چندہ کے ساتھ دفتر اطفال ضرور لکھوائیں۔

۴۔ ۷ سال سے کم عمر بچے بھی بجٹ وقف جدید میں ضرور شامل کئے جائیں۔

۵۔ اطفال کے اپنے ہاتھ سے چندہ وقف جدید دینے کی عادت ڈالیں۔

۶۔ مرکز وصولی بھجوائے وقت مندرجہ ذیل تفصیل ساتھ ضرور بھجوائیں۔ نام طفل۔ ولدیت۔ مجلس۔ وعدہ۔ وصولی۔

۷۔ مرکز رقم بھجواتے وقت مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق ساتھ بھجوایا کریں۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ پاکستان)

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خواتین
80
خداوند کریم کی رحمت سے اسی سال سے زیادہ

اولاد سے محرومی ۰ اولاد نرینہ کی خواہش ۰ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا
اٹھرا ۰ لیکوریا ۰ ایام کی بے قاعدگی
بچوں کا سوکھا ۰ گرمی ۰ گیس ۰ شوگر وغیرہ
برانچیں
محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان PP. 510564
نارووال مریدکے روڈ چوک قلعہ کارووالا ضلع سیالکوٹ
نزد ٹیکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906
کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 218534-219065

خبریں

ربوہ : 27 - جنوری- 1994
آج بادل چھائے ہیں۔
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ ۸ وفاقی وزیروں اور ۳ وزرائے مملکت نے حلف اٹھالیا۔ انور سیف اللہ پٹرولیم، خالد کھرل اطلاعات و نشریات، خورشید احمد شاہ تعلیم، مخدوم امین فہیم تعمیرات، نواب یوسف تالپور خوراک و زراعت، غلام مصطفیٰ کھرپانی و بجلی کے وزیر ہونگے۔ احمد مختار کو تجارت کا مکمل وزیر بنا دیا گیا۔ جے سالک بہبود آبادی کے وزیر ہوں گے۔ مخدوم شہاب الدین خزانہ، غلام اکبر لاسی محنت و افرادی قوت، عبدالقیوم خان ریاستوں اور سرحدی امور کے وزیر مملکت بنا دیئے گئے۔

○ بھارتی یوم جمہوریہ کی تقریب میں مجاہدین نے بخشی سٹیڈیم سری نگر پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ وادی میں مکمل ہڑتال رہی۔ تمام تعلیمی اور کاروباری ادارے بند رہے۔ کرفیو کا سا سماں دکھائی دے رہا تھا۔ عمارتوں پر سیاہ پرچم لہراتے رہے۔ بخشی سٹیڈیم پر راکٹ گرنے سے تقریب درہم برہم ہو گئی۔ گورنر کے مشیر مختصر تقریر کے بعد بھاگ نکلے۔ پورے کشمیر میں کشمیری مجاہدین نے بھارتی فوج پر زبردست حملے کئے۔ ۴۰ سے زائد جھڑپوں میں ۳۳ فوجی مارے گئے۔ ایک حملہ میں افسر سمیت ۶ فوجی راکھ کا ڈھیر بن گئے۔ پونچھ میں مزید ایک ڈویژن بھارتی فوج نے گھر گھر تلاشیوں کے دوران کشمیری عوام پر تشدد کیا۔

○ وزیر اعظم جینیوا ڈیوس اور بوسنیا کے دورے پر روانہ ہو رہی ہیں۔ وزیر اعظم ڈیوس کے اقتصادی فورم میں شرکت کریں گے اس اجلاس میں ۳۰ سربراہان مملکت شامل ہیں۔ یکم فروری کو جینیوا میں انسانی حقوق کمیشن میں کشمیریوں کے معاملات پر آواز اٹھائیں گی اور ۲۔ فروری کو ترک وزیر اعظم کے ہمراہ بوسنیا جائیں گی۔

○ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے مسٹر جمشید مارکر نے کہا ہے پاکستان کشمیر کے بارے میں اپنا ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں کرے گا۔ مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرانا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت این پی ٹی پر دستخط کرنے کو تیار ہو تو ہم بھی ایسا ہی کرنے کو تیار ہونگے۔

○ سابق صدر غلام اسحاق خان کے داماد اور حکومت سندھ کے سابق مشیر احسان اللہ مروت نے کہا ہے کہ جسے شوق ہے مجھے اسلام آباد سے آکر گرفتار کر لے۔ میں ملک سے فرار نہیں ہوا اور نہ ہی فرار ہونے کا کوئی ارادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سمیع اللہ مروت احسان فراموش ہے اسے اس کے کرتوتوں کی سزا مل رہی ہے۔ یہ جھوٹ ہے کہ وہ مجھے دس لاکھ روپے ماہانہ بھتہ دیتا رہا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم نے کشمیر کے مسئلہ کو زور و شور سے اٹھایا تو حکومت کو بھی خیال آگیا اس وقت خیال کیوں نہیں آیا۔ جب ہم کہہ رہے تھے کہ بھارت کے ساتھ اس وقت تک مذاکرات نہ کئے جائیں جب تک وہ اپنی فوجیں کشمیر سے نہ نکال لے۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ کا بوسنیا جانے کا پروگرام ہے تو ضرور جائیں لیکن جب بوسنیا کے وزیر اعظم پاکستان آئے تھے تو ان کے استقبال کے لئے ائرپورٹ پر نہیں آئی تھیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ پنجاب کی سیاست میں رواداری نہیں ہے ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنا ضروری سمجھتے ہیں رواداری کو فروغ دیا جا سکتا ہے اور نفرت کے بغیر بھی گذارا کیا جا سکتا ہے۔

○ کالا باغ ڈیم کو نویں پانچ سالہ منصوبہ میں شامل کر لیا گیا ہے اس کی تعمیر اگلے سال شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کی تعمیر ستمبر ۹۵ء میں شروع ہو گی۔ توقع ہے کہ پہلا یونٹ مارچ ۲۰۰۲ء میں کام شروع کر دے گا۔ چشمہ نیو کلئر پلانٹ کا پہلا یونٹ ستمبر ۱۹۹۹ء میں پیداوار شروع کر دے گا۔ وزیر اعظم نے توانائی کے بحران کو حل کرنے کے لئے جامع رپورٹیں ملنے کے بعد واپڈا کو اقدامات کرنے کے لئے فری ہینڈ دے دیا ہے۔

○ عرفان اللہ مروت کو اغوا برائے تاوان اور قتل کیس میں ملوث کرنے پر سابق صدر غلام اسحاق نے سخت برہمی کا اظہار کیا ہے اور اپنے داماد کو بچانے کے لئے ملک کی متعدد شخصیات سے رابطہ کر لیا ہے۔

○ بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر دہلی میں فوجی طاقت کا زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ تین گھنٹے کی پریڈ کے دوران بھارت میں تیار شدہ میزائل راکٹ ٹینک اور طیارے دکھائے گئے۔ مقبوضہ کشمیر کے گورنر نے پاکستان پر الزام لگایا کہ وہ صورت حال کو خراب کر رہا ہے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر معین الدین قریشی اور پاکستان میں امریکہ کے سابق سفیر مسٹر رابرٹ اوکلے نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں شکوک دور کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں صدر کلنٹن کے مشیروں سمیت اعلیٰ امریکی عہدیداروں اور اراکین کانگرس سے ملاقاتیں کیں۔ واضح رہے کہ امریکی کانگرس کی دو علیحدہ علیحدہ کمیٹیاں بیرونی امداد سے متعلقہ ۱۹۶۲ء کے قانون میں ترمیم پر غور کر رہی ہیں۔

○ کلرکوں نے ایک بار پھر ہڑتال کر دی ہے۔ سیکرٹریٹ کے سامنے کلرک دھرنا دے کر بیٹھ گئے۔ افسر کئی گھنٹے سیکرٹریٹ کے اندر مقید رہے۔ تین گھنٹے تک ٹریفک معطل رہی۔ سرکاری دفاتر پر سیاہ پرچم لہرائے گئے۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری کو مطالبات سے آگاہ کر دیا گیا۔ کلرکوں نے ۳۰۔ جنوری کو دوبارہ ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ کئی لاشیں گر چکی ہیں میں وزیر اعظم کے ساتھ سوئٹزرلینڈ نہیں جا رہی۔ انہوں نے کہا کہ میں مرنے والوں کی ماؤں کو کیا جواب دوں گی۔ حکومت کی کارکردگی کے بارے میں سوال پر انہوں نے کہا کہ اخبار نویس ہی یہ بات بہتر بتا سکتے ہیں۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ایم این اے حضرات سے یہ نہیں پوچھا کہ وہ میرے ساتھ ہیں یا وزیر اعظم کے ساتھ۔

○ پی آئی اے نے عمرہ کے کرایوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ اس پر متعدد مسافروں نے اپنی بکنگ منسوخ کروا دی ہے۔

○ پنجاب میں وزیر اعلیٰ اور پرنسپل ایڈوائزر کے درمیان موجود بحران ٹل گیا ہے۔ دونوں بڑوں نے صدر کی ثالثی مان لی ہے۔ موجودہ سیٹ اپ برقرار رہے گا۔ تمام متنازعہ امور وزیر اعلیٰ اور مشیر اعلیٰ مل بیٹھ کر طے کریں گے۔ چند روز تک ملاقات ہو گی۔ دونوں نے ساتھیوں کو اعتماد میں لے لیا ہے۔ افسروں کے تبادلے تقرری اور دیگر مسئلے باہمی صلاح و مشورہ سے حل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ ہر فیصلہ کی منظوری مسٹر وٹو دیں گے تاہم فیصل صالح کی سفارش کو معرض التواء میں نہیں ڈالا جائے گا۔ فیصل صالح اپنے تمام فیصلوں سے وزیر اعلیٰ کو آگاہ کریں گے وزیر اعلیٰ فیصل صالح کے علاوہ اور کسی کو معاون خصوصی مقرر نہیں کریں گے۔

○ مسلم لیگ جونیجو گروپ کے مخدوم الطاف نے امید ظاہر کی ہے کہ فلور کراسنگ ختم ہونے پر اراکین ادھر سے ادھر آئیں گے۔ ہمارا کوئی رکن نہیں ٹوٹے گا۔

○ زراعت کی ٹاسک فورس کے سربراہ شاہ محمود قریشی نے الزام لگایا ہے کہ پنجاب میں کپاس کی فصل نواز شریف نے تباہ کی ہے۔ انہوں نے امریکہ سے وائرس درآمد کیا اور ملک میں پھیلا دیا۔

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱- ٹنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون: ۷۲۳۱۶۸۰ - ۷۲۲۳۲۰۴
۷۲۳۱۶۸۱

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
• مدر ٹنکچر • پوٹینسیاں • اور بائیوکیمک کی تمام ادویات، خالی شیشیاں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ • شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ہومیو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ پاکستان
فون: آفس: ۱۷۷ کلینک: ۶۰۶

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت -/۱۱۵۰۰ ڈش، ۱۲۰ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱- مال روڈ- لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲
۷۲۲۶۵۰۸

پتہ

دانت اچھے صحت اچھی
۳۵ سالہ تجربہ کار
دانت بغیر تار کے لگائے جاتے ہیں
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون: 418
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا، مسوڑھوں سے خون کا آنا، پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج ۔ فل سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں